اٰیاتُھا ۴ (۷۸) سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ (۸۰) رُکُوْعَاتُھا ۲

سُورہ ۷۸ نباء مکہ میں نازل ہُوا اور اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۚ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۙ الَّذِیْ

یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں، ایک ۷۸ بڑی خبر کا حال جس میں لوگ اختلاف کر

ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ ۭ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝

رہے ہیں۔ دیکھو انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا پھر انھیں عنقریب ہی ضرور معلوم ہو جائیگا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا ۙ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ وَّ

کیا ہمنے زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور ہم

خَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا ۙ وَّجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا ۙ وَّجَعَلْنَا

نے تم لوگوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا اور تمھاری نیند کو آرام (کا باعث) قرار دیا اور رات کو پردہ

الَّیْلَ لِبَاسًا ۙ وَّجَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشًا ۙ وَّبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ

بنایا اور ہم ہی نے دن کو (کسب) معاش (کا وقت) بنایا اور تمھارے اُوپر سات مضبوط

سَبْعًا شِدَادًا ۙ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّھَّاجًا ۙ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ

(آسمان) بنائے اور ہم ہی نے (سورج) کو روشن چراغ بنایا اور ہم ہی نے بادلوں

الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ لِّنُخْرِجَ بِہٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ وَّ

سے موسلا دھار پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعے دانے اور سبزی اور گھنے گھنے باغ پیدا

جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۭ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ کَانَ مِیْقَاتًا ۙ یَّوْمَ

کریں بے شک فیصلہ کا وقت مقرر ہے جس دن صور پھونکا جائے گا

یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ

اور تمھلوگ گروہ گروہ حاضر ہوگے اور آسمان کھولدیے جائینگے تو (آسمیں) دروازے ہو جائینگے اور پہاڑ اپنی جگہ

الجزء ۳۰

۷۸ اس سورہ کے بعض قصیدی امور ہیں:- (۱) حضرت علیؑ کی ولایت (۲) انسان کو نعمتوں پر متنبہ کرنا (۳) قیامت کے علامات (۴) جہنم کا ذکر (۵) بہشت کے درجات (۶) قیامت میں خاص لوگوں کے سوا کسی کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی (۷) کفار کی حسرت وغیرہ ۱۲۔ ۷۸ اس میں بھی بڑا اختلاف ہے کہ نبأ عظیم (بڑی خبر) سے کیا مراد ہے بعض قیامت، بعض قرآن، بعض علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کو کہتے ہیں، چنانچہ سدی نے حضرت رسولؐ سے روایت کی ہے کہ جس چیز کا لوگوں سے قبر میں سوال کیا جائے گا وہ علی بن ابی طالبؑ کی ولایت ہے تو کوئی مردہ مشرق و مغرب خشکی و دریا میں ایسا نہ ہوگا، جس سے منکر و نکیر مرنے کے بعد علیؑ کی ولایت کا سوال نہ کریں، چنانچہ میت سے پوچھیں گے کہ تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون ہیں اور تیرے امام کون ہیں اسی بنا پر عمرو بن عاص نے جس کو جناب امیرؑ سے ایک خاص عداوت تھی مگر حق پر زبان جاری شود، حضرت کی شان میں کہا لے ہوالنبأ العظیم و فک فتح و باب اللہ و انقطع الخطاب یہی نبأ عظیم اور نوحؑ کی کشتی اور خدا کے دروازہ ہیں اور خطاب منقطع سے کیا۔ ۱۲

فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ

سے) چلائے جائیں گے تو ریت ہو کر رہ جائیں گے۔ بے شک

جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿٢٢﴾ لّٰبِثِيْنَ

جہنم گھات میں ہے۔ سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے۔ اس میں مدتوں

فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا

پڑے جھینکتے رہیں گے نہ وہاں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کھولتے ہوئے پانی اور

حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ

بہتی ہوئی پیپ کے سوا کچھ پینے کو ملے گا (یہ انکی کارستانیوں کا) پورا پورا بدلا ہے۔ بیشک یہ لوگ آخرت کے

حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ

حساب کی امید ہی نہ رکھتے تھے اور ان لوگوں نے ہماری آیتوں کو بری طرح جھٹلایا اور ہم نے ہر چیز کو

اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾

لکھ کر منضبط کر رکھا ہے۔ تو اب تم مزہ چکھو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ بیشک

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ

پرہیزگاروں ہی کے لئے بڑی کامیابی ہے۔ (یعنی بہشت کے) باغ اور انگور اور وہ عورتیں جن کی

اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا

اٹھتی جوانیاں اور باہم ہمجولیاں ہیں اور شراب کے لبریز ساغر وہاں نہ یہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ

كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ

(یہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے کافی انعام اور صلہ ہے جو سارے آسمان اور زمین اور جو ان دونوں کے

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ

بیچ میں ہے سب کا مالک ہے۔ بڑا مہربان لوگوں کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا جس دن جبرئیلؑ اور فرشتے

الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

(اسکے سامنے) پرا باندھ کر کھڑے ہونگے (اسدن) اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا۔ مگر جسے خدا اجازت دے

ف۱ ایسے موقع پر فرشتوں کو خدا نے قرآن مجید میں جا بجا بیان کیا ہے اور اس کی تفسیر میں اختلاف بھی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو جبرئیلؑ و میکائیلؑ سے بھی زیادہ معزز ہے اور خلقت میں بھی سب سے بڑا ہے بعض کا قول ہے کہ اس سے مراد آسمانوں کی روح ہے۔ بعض احادیث میں ہے کہ وہ انسان اور فرشتے کے علاوہ ایک دوسری خلقت ہے۔ مگر ظاہر یہ ہے کہ روح سے حضرت جبرئیلؑ مراد ہیں اور اس بنا پر یہ ترجمہ کیا گیا۔ ۱۲۔

ف۲ ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واللہ شفاعت کے واسطے خدا نے ہمیں اجازت دی ہے اور ہم اہلبیت اور خاص لوگوں کے سوا کوئی بغیر اذن سفارش ذکر سکے گا اور ہم ہی حق بات کہنے والے ہیں کسی نے پوچھا فرزند رسولؐ اس وقت آپ کیا بات فرمائیں گے آپ نے فرمایا خدا کی تسبیح، اپنے رسولؐ پر صلوات اپنے شیعوں کی سفارش۔ ۱۲

ع ۳۰

وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى

اور وُہ ٹھکانے کی بات کہے۔ وُہ دِن برحق ہے۔ تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی بارگاہ

رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا

میں (اپنا) ٹھکانا بنائے۔ ہم نے تم لوگوں کو عنقریب آنیوالے عذاب سے ڈرایا جس دِن آدمی اپنے ہاتھوں

قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

پہلے سے بھیجے ہُوئے (اعمال) کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں خاک ہو جاتا۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ (۷۹) (۸۱)

اٰیاتُھا — رکوعاتُھا

سُورہ ۷۹ نازعات مکہ میں نازل ہُوا۔ اُس کی چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

۷۹ اس سُورہ میں خدا نے قیامت کے حالات، حضرت موسیٰؑ و فرعون کا قصہ، اور اُس سے عبرت کی فہمائش، اپنی نعمتوں کا شمار، قیامت کا ذکر، جہنم کے آلام، متقین کی تعریف، حضرت رسُول کی رسالت، دُنیا کی بے ثباتی وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ

ان (فرشتوں کی قسم جو کفار کی رُوح) ڈوب کے سختی سے کھینچ لیتے ہیں اور اُنکی قسم جو (مومنین کی جان) آسانی

سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ

سے کھول دیتے ہیں۔ اور اُنکی قسم جو (آسمان اور زمین کے درمیان) پیرتے پھرتے ہیں، پھر ایک سے آگے بڑھتے ہیں پھر

تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ

(دُنیا کے) انتظام کرتے ہیں (اُنکی قسم کہ قیامت ہو کر رہیگی) جس دِن زمین کو بھونچال آئیگا پھر اُسکے پیچھے اور زلزلہ

وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا

آئیگا۔ اُس دِن دِلونکو دھڑکن ہوگی۔ ان کی آنکھیں (ندامت سے) جھکی ہُوئی ہونگی۔ کفار کہتے ہیں کہ کیا ہم اُلٹے پاؤں

لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾

(زندگی کی طرف) پھر لوٹیں گے، کیا جب ہم کھوکھل ہڈیاں ہو جائیں گے۔ کہتے ہیں کہ یہ

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾

لوٹنا تو بڑا نقصان دہ ہے۔ وُہ (قیامت) تو (گویا) بس ایک سخت صیحہ ہوگی اور لوگ یکبارگی

حضرت موسیٰ کا قصہ

وقف لازم

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝٢٠ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝٢١ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝٢٢ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝٢٣

میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ بتاؤں تو تجھ کو خوف (پیدا) ہو غرض موسیٰ نے اُسے (عصا کا) بڑا معجزہ دکھایا تو اُس نے جھٹلایا اور نہ مانا، پھر پیٹھ پھیر کر (خلاف کی) تدبیر کرنے لگا۔ پھر (لوگوں کو) جمع کیا اور بلند آواز

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝٢٤ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝٢٥ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝٢٦

سے چلایا تو کہنے لگا میں تم لوگوں کا سب سے بڑا پروردگار ہوں۔ تو خدا نے اُسے دُنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں گرفتار کیا، بے شک جو شخص (خدا سے) ڈرے اُسکے لئے اِس (قصہ) میں عبرت ہے۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ۝٢٧ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝٢٨ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝٢٩ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝٣٠

بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے۔ یا آسمان کا کہ اُسی نے اُسکو بنایا اُسکی چھت کو خوب اُونچا رکھا پھر اُسے درست کیا اور اسکی رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) اُسکی دُھوپ نکالی اور اُس کے بعد زمین کو پھیلایا اُسی میں

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝٣١ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝٣٢ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝٣٣ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝٣٤

سے اُس کا پانی اور اُس کا چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا یہ سب (سامان) تمہارے اور تمہارے چارپاؤں کے فائدے کے لئے ہے۔ تو جب بڑی سخت مصیبت آموجود ہوگی

ف ۱ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ساہرہ اُس زمین کا نام ہے۔ جو بیت المقدس کے نزدیک جبل اریحا کے اطراف میں ہے۔ اُسی کو خدا قیامت میں وسیع کر کے میدانِ حشر بنائیگا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہ زمین چاندی کی بنائے گا۔ جس کی وسعت موجودہ زمین سے چالیس گنا زیادہ ہوگی۔ واللہ اعلم۔ ۱۲۔

ع ۱ ۲ ۲۶

یہ قصہ عبرت ہے۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن

جس دن انسان اپنے کاموں کو خود یاد کریگا۔ اور جہنم دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر کردی جائیگی تو جس

يَرَىٰ ﴿٣٦﴾ فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ﴿٣٧﴾ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَإِنَّ

نے (دُنیا میں) سر اُٹھایا تھا اور دُنیاوی زندگی کو ترجیح دی تھی اس کا ٹھکانا

الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ

تو یقیناً دوزخ ہے۔ مگر جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ

جی کو ناجائز خواہشوں سے روکتا رہا۔ تو اس کا ٹھکانا یقیناً

الْمَأْوَىٰ ﴿٤١﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ﴿٤٢﴾

بہشت ہے۔ (اے رسولؐ) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہ اُس کا کہیں ٹھل بیڑا

فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ﴿٤٤﴾

بھی ہے۔ تو تم اُسکے ذکر سے کس فکر میں ہو اُس (کے علم) کی انتہا تمہارے پروردگار ہی تک ہے

إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

تم تو بس جو اس ڈرے اُس کو ڈرانے والے ہو جس دن وہ لوگ اس کو دیکھیں گے۔

لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴿٤٦﴾

تو (سمجھیں گے کہ دُنیا میں) بس ایک شام یا صبح ٹھہرے تھے۔

اٰیاتہا ۴۲ | (۸۰) سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ (۲۴) | رُكُوْعُهَا ۱

سُورہ ۱؎ عبس مکہ میں نازل ہوا۔ اور اُس کی بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١﴾ أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ

وہ ۲؎ اتنی بات پر چیں برجبیں ہو گیا اور مُنہ پھیر بیٹھا کہ اُسکے پاس نابینا آگیا اور تم کو کیا معلوم شاید وہ

۱؎ اس سُورہ کے بعض امور مذکورہ یہ ہیں۔ (۱) عبداللہ بن مکتوم کی بدولت بعض اصحاب کی تنبیہ ہے اور اُن کی مدح۔ (۲) قرآن کا خدائی کتاب ہونا۔ (۳) انسانی فطرت (۴) خدا کے احسانات (۵) قیامت کے حالات (۶) نیکوکاروں اور کفار کا قیامت میں تفرقہ وغیرہ۔ ۱۲۔

۲؎ ایک روز حضرت رسولؐ کے پاس آپکے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے۔ عبداللہ ابن مکتوم جو خاص صحابی مؤذن اور نابینا تھے کچھ احکام خدا پوچھنے کے واسطے آپکے پاس حاضر ہوئے آپ نے منتہائے اخلاق اور انکی نابینائی کی وجہ سے حضرت عثمانؓ سے جو آپکے پاس بیٹھے تھے۔ آگے بٹھایا یہ امر حضرت عثمانؓ کو ناگوار گذرا عبداللہ کی طرف پشت کرکے بیٹھ گئے۔ یہ بات خدا کی مرضی کے خلاف تھی حضرت جبرئیلؑ یہ آیت لیکر نازل ہوئے۔ جس سے عبداللہ کی مدح حضرت عثمانؓ کی تنبیہ مقصود تھی۔ بعض مفسرین نے حضرت عثمانؓ کے علاوہ بعض بنی اُمیہ کو اس کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور بعض مفسرین نے تو خود حضرت رسولؐ ہی پر الزام قائم کیا ہے حالانکہ یہ محض غلط ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ صاحب خلق عظیم ایک دیندار کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے جو اُسکے اخلاق سے بھی بہت دُور اور خلاف قیاس ہے۔ کجا شان نبوت اور کجا بدخلقی و ترشروئی۔ معاذ اللہ۔ ۱۲

يَزَّكّٰى ۝٣ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٤ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝٥

(تعلیم سے) پاکیزگی حاصل کرتا یا وُہ نصیحت سُنتا تو نصیحت اُسکے کام آتی تو جو کچھ پرواہ نہیں کرتا

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝٦ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧ وَاَمَّا مَنْ

اُسکے تو تم درپے ہو جاتے ہو حالانکہ اگر وُہ نہ سُدھرے تو تم ذمہ دار نہیں اور جو تمہارے پاس لپکتا

جَآءَكَ يَسْعٰى ۝٨ وَهُوَ يَخْشٰى ۝٩ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠

ہوا آتا ہے۔ اور (خدا سے) ڈرتا ہے تو تم اُس سے بے رُخی کرتے ہو دیکھو یہ (قرآن)

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝١٢ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣

تو سراسر نصیحت ہے۔ تو جو چاہے اُسے یاد رکھے (لوحِ محفوظ کے) بہت معزز اوراق میں

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝١٥ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝١٦

(لکھا ہُوا) ہے۔ بلند رتبہ اور پاک ہیں۔ (ایسے) لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو بزرگ

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝١٧ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝١٨

نیکوکار ہیں۔ انسان [1] ہلاک ہو جائے وُہ کیسا ناشکرا ہے (خدا نے) اُسکو کس چیز سے پیدا کیا

مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝١٩ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝٢٠ ثُمَّ

نطفے سے اُسے پیدا کیا پھر اُس کا اندازہ مقرر کیا۔ پھر اُس کا راستہ آسان کر دیا۔ پھر اُسے موت دی

اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝٢٢ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ

پھر اُسے قبر میں دفن کرایا پھر جب چاہے گا اُٹھا کھڑا کرے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا نے جو حکم اُسے دیا۔

اَمَرَهٗ ۝٢٣ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝٢٤ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ

اُس نے اسکو پُورا نہ کیا تو انسان کو اپنے کھانے ہی کی طرف غور کرنا چاہئے کہ ہم ہی نے بادل سے پانی برسایا

صَبًّا ۝٢٥ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝٢٦ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝٢٧

پھر ہم ہی نے زمین (درخت اُگا کر) چیری پھاڑی پھر ہم نے اس میں اناج اُگایا اور انگور اور

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝٢٨ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝٢٩ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝٣٠

ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارا

[1] بعض کا قول ہے کہ اس انسان سے مراد امیہ بن خلف اور بعض عقبہ بن ابولہب کو کہتے ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲

وَّ فَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝۳۱ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۲ فَاِذَا جَآءَتِ

یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لئے (بنایا) تو جب کانوں کے پردے

الصَّآخَّةُ ۝۳۳ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝۳۴ وَاُمِّهٖ وَ

پھاڑنیوالی (قیامت) آموجود ہوگی اُس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور

اَبِيْهِ ۝۳۵ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝۳۶ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

اپنے لڑکے بالوں سے بھاگے گا، اُس دن ہر شخص (اپنی نجات کی) ایسی فکر میں

يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝۳۷ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝۳۸

ہوگا جو اُسکے (مشغول ہونے کے) لئے کافی ہو، بہت سے چہرے تو اُس دن چمکتے ہونگے۔

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝۳۹ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا

خنداں شادماں (یہی نیکوکار ہیں) اور بہت سے چہرے ایسے ہوں گے جن پر

غَبَرَةٌ ۝۴۰ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝۴۱ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ

گرد پڑی ہوگی۔ اُس پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی کفار

الْفَجَرَةُ ۝۴۲

بدکار ہیں۔

(۸۱) سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ (۷)

اٰیاتہا ۲۹ رکوعہا ۱

سورہ ۱ تکویر مکہ میں نازل ہوا۔ اُسکی انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَاِذَا

جس وقت آفتاب کی چادر کو لپیٹ لیا جائیگا۔ اور جس وقت تارے گر پڑینگے اور جب پہاڑ چلائے

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا الْوُحُوْشُ

جائینگے اور جب عنقریب جننی والی اونٹنیاں بیکار کر دی جائیں گی اور جس وقت وحشی جانور اکٹھا

۱ اس سورہ میں خداوند عالم نے قیامت کے حالات، حضرت جبرئیلؑ کی مدح۔ فرشتوں کا وجود۔ قرآن کا خدائی کتاب ہونا۔ حضرت رسولؐ کی رسالت۔ خدا کی مشیت کا سب پر غالب رہنا۔ وغیرہ بیان کیا ہے۔

۲ عرب میں قریب جننے والی اونٹنیاں بہت عزیز ہوتی ہیں۔ مگر قیامت کی وہ سخت مصیبت ہوگی کہ لوگ اُسوقت اس کی بھی پروا نہ کریں گے۔

قیامت کے حالات

حُشِرَتْ ۝٥ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ وَاِذَا النُّفُوْسُ

کئے جائینگے۔ اور جس وقت دریا آگ ہو جائیں گے اور جس وقت روحیں (ہڈیوں سے) ملا

زُوِّجَتْ ۝٧ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ

دی جائیں گی۔ اور جس وقت زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائیگا لہ کہ وہ کس گناہ

قُتِلَتْ ۝٩ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝١١

کے بدلے ماری گئی۔ اور جس وقت (اعمال کے) دفتر کھولے جائیں اور جس وقت آسمان کا چھلکا اتارا

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝١٢ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝١٣ عَلِمَتْ

جائیگا۔ اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی۔ اور جب بہشت قریب کر دی جائیگی تب ہر

نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝١٤ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝١٥ الْجَوَارِ

شخص معلوم کریگا۔ کہ وہ کیا (اعمال) لے کر آیا ہے۔ تو مجھے ان ستاروں کی قسم جو چلتے چلتے پیچھے ہٹ

الْكُنَّسِ ۝١٦ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝١٧ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝١٨

جاتے سہ اور غائب ہوتے ہیں۔ اور رات کی قسم جب ختم ہونے کو آئے اور صبح کی قسم جب روشن ہو جائے

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝١٩ ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ

کہ بیشک یہ (قرآن) ایک معزز فرشتہ (جبرئیلؑ) کی زبان کا پیغام ہے جو بڑے قوی عرش کے مالک کی بارگاہ

مَكِيْنٍ ۝٢٠ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝٢١ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢٢ وَ

میں بلند مرتبہ ہے۔ وہاں (سب فرشتوں کا) سردار امانت دار ہے اور (مکے والو) تمہارے ساتھی (محمدؐ)

لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝٢٣ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝٢٤

دیوانے نہیں ہیں سہ اور بیشک انہوں نے جبرئیل کو (آسمان کے کھلے (شرقی) کنارے دیکھا ہے اور وہ غیب

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝٢٥ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝٢٦

کی باتوں کے ظاہر کرنے میں بخیل نہیں اور نہ یہ مردود شیطان کا قول ہے۔ پھر تم کہاں جاتے ہو۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٢٧ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

یہ سارے جہان کے لوگوں کیلئے بس نصیحت ہے (مگر) اُسی کے لئے جو تم میں سیدھی

لہ اسلام کے قبل عرب میں یہ بیہودہ رسم جاری تھی کہ جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو اسے مفلسی یا شرم سے مار ڈالتا یا پشمینہ کا کپڑا پہنا کر ریوڑ چرواتا یا زندہ درگور کر دیتا اسی کی تنبیہ کی غرض سے اس لڑکی کو یہاں مدعیہ بنا کر اظہار لے رہا ہے۔ تاکہ لوگ اس سے باز آئیں۔

سہ علم ہیئت سے اس مسئلہ کی اچھی طرح چھان بین ہو چکی ہے۔ کہ زحل۔ مریخ۔ مشتری۔ زہرہ۔ اور عطارد۔ پانچوں ستارے چلتے چلتے یکبارگی پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ یا غائب ہو جاتے ہیں۔

سہ یہ اُن لوگوں کی رد ہے۔ جو حضرت رسولؐ کو دیوانہ بتاتے۔ یہ کہتے کہ یہ قرآن اپنے جی سے گھڑ کے بیان کرتے ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲

جبرئیلؑ کی مدح

قرآن آسمانی کتاب ہے۔

يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

راہ چلے اور تم تو سارے جہان کے پالنے والے خدا کے چاہے بغیر کچھ بھی چاہ نہیں سکتے

اٰیاتُہا ۱۹ (۸۲) سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ مَکِّیَّۃٌ (۸۲) رُکُوْعُہا ۱

سُورہ ۱؎ انفطار مکہ میں نازل ہوا۔ اور اسکی اُنیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا

جب آسمان ترخ جائے گا ، اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ، اور جب

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا

دریا بہ (کر ایک دوسرے سے مل) جائینگے اور جب قبریں اکھیڑ دی ۲؎ جائینگی تب ہر شخص کو معلوم ہو جائیگا

قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾

کہ اسنے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا اے انسان تجھے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ

کس چیز نے دھوکا دیا ۳؎ جس نے تجھے پیدا کیا تو تجھے درست بنایا اور مناسب اعضا دیئے اور جس صورت میں اس نے چاہا

رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ

تیرے جوڑ بند ملائے ہاں بات یہ ہے کہ تم لوگ جزا (کے دن) کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگہبان متعین ہیں بزرگ فرشتے

لَحٰفِظِيْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

سب باتوں کے (لکھنے والے (کراماً کاتبین) جو کچھ تم کرتے ہو سب جانتے ہیں۔ بے شک نیکوکار

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾

(بہشت کی نعمتوں میں ہوں گے۔ اور بدکار لوگ یقیناً جہنم میں جزا کے دن،

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَآ

اسی میں جھونکے جائیں گے ، اور وہ لوگ اس سے چھپ نہ سکیں گے ، اور تمہیں

۱؎ اس سُورۃ میں بھی خدا نے قیامت کے واقعات قیامت میں ہر عمل کی بازپرس، انسان کی خلقت کرامًا کاتبین کا ذکر نیکو اور بدوں میں تفرقہ قیامت میں سب مجبور ہوں گے اور حکومت خاص خدا کے واسطے ہو گی، ایسے ہی امور کو ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

۲؎ یعنی اُس سے مُردے نکل پڑینگے۔

۳؎ جب حضرت رسول اس آیت کو تلاوت فرماتے تو کہتے کہ جہل نے اسے دھوکا دیا، یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ اس مقام پر خدا نے اپنی باتوں میں سے کریم کا ذکر کر کے گویا جواب تعلیم کر دیا ہے کہ اگر بندہ خدا کے پوچھنے پر یہ کہہ دے کہ تیرے کرم نے مجھے دھوکا دیا تو کیا عجب ہے کہ بخش دیا جائے۔ ۱۲

خدا کی مشیت سب پر غالب ہے

کراماً کاتبین کا ذکر

أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝

کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے، پھر تمھیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا چیز ہے،

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝

اُسدن کوئی شخص کسی شخص کی بھلائی نہ کرسکے گا، اور اُس دن حکم صرف خدا ہی کا ہوگا،

اٰیاتہا (۸۳) سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ (۸۶) رکوعہا

سورہ ۱؎ المُطَفِّفِیْن مکہ میں نازل ہوا۔ اور اُسکی چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی خرابی ہے، جو اوروں سے ناپ کر لیں تو پورا پورا

يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ أَلَا

لیں، اور جب اُن کو ناپ ۲؎ یا تول کر دیں تو کم دیں کیا یہ لوگ

يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ

اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ ایک بڑے (سخت) دن (قیامت) میں اٹھائے جائیں گے جس دن

يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ

تمام لوگ سارے جہان کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے سُن رکھو کہ بدکاروں کے نامۂ عمل سجین میں ہیں،

لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝

اور تم کو کیا معلوم کہ سجین کیا چیز ہے، ایک لکھا ہوا دفتر ہے (جس میں شیاطین کے

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ

اعمال درج ہیں)، اسدن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو لوگ روز جزا کو جھٹلاتے ہیں، حالانکہ اس

الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيْمٍ ۝ إِذَا تُتْلٰى

کو حد سے نکل جانے والے گنہگار کے سوا کوئی نہیں، جھٹلاتا، جب اس کے سامنے

السجدۃ

قیامت میں تمام خلائق کی حکومت ہوگی

ناپ تول میں کمی کی مذمت

نیکوں، بدوں کے اعمال کا فرق

۱؎ اس سورہ میں خدا نے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت۔ نیکوں بدوں کے اعمال کا تفرقہ حضرت علی کی مدح منافقین کی مذمت وغیرہ بیان فرمائی ہے۔ ۱۲ ۲؎ اسی بنا پر جب جناب امیرؑ اپنے کاموں سے فارغ ہوکر کوفہ کے بازار میں تشریف لے جاتے تو بلند آواز سے فرماتے لوگو خدا سے ڈرو اور انصاف کے ساتھ پوری ناپ تول کرو اور لوگوں کو چیز کم نہ دو، اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھر دیہ بھی منقول ہے کہ مدینہ کے اکثر تجار اس مرض میں مبتلا اور اس کے عادی تھے، جب یہ سورہ نازل ہوا تو حضرت رسولؐ نے بازار میں جاکر اس سورہ کو اُن لوگوں کے سامنے پڑھ دیا۔ ۱۲

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى

ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کے افسانے ہیں، نہیں نہیں بات یہ ہے کہ یہ لوگ

قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے بیشک یہ لوگ اسدن اپنے پروردگار (کی

لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا

رحمت سے) روک دیئے جائینگے، پھر یہ لوگ ضرور جہنم واصل ہونگے پھر (اُن سے) کہا جائے گا کہ یہ وہی

الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ

چیز تو ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے (یہ بھی سُن رکھو کہ) نیکوں کے نامۂ عمل علیین میں ہونگے

عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾

اور تم کو کیا علیین کیا ہے وہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے جس میں نیکوں کے اعمال درج ہیں) اس

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ

کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر ہیں، بیشک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے

يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ

نظارے کرینگے، تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کر لوگے، ان کو سربمہر

مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

خالص شراب پلائی جائے گی جس کی مہر مشک کی ہوگی اور اس کی طرف البتہ شائقین کو

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ

رغبت کرنی چاہیئے اور اس (شراب) میں تسنیم[1] کے پانی کی آمیزش ہوگی وہ ایک چشمہ ہے جس

بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ

میں مقربین پئیں گے، بے شک جو گنہگار مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے،

اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ

اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو ان پر چشمک کرتے تھے[2] اور

[1] بہشت کی ایک نہر کا نام ہے۔ ۱۲-۱۲

[2] علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ ایک بار حضرت علیؑ مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے ہو کر گزرے تو ان میں سے جو لوگ منافق تھے مسخراپن ہنسی اور باہم چٹکیاں کرنے لگے پھر جب اپنے ہمجنسوں کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ابھی سنا آج ہمارے سامنے سے اصلع (جسکے سر پر آگے کی طرف سے بال نہ ہوں) یعنی حضرت امیرؑ گزرے یہ کہہ کر پھر خوب ہنسے اسی وقت قبل اس کے کہ جناب امیرؑ حضرت رسولؐ کے پاس پہونچیں منافقین کی مذمت اور جناب امیرؑ کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی دیکھو تفسیر کشاف جلد (۲) مطبوعہ مصر ۱۲

إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا

جب اپنے لڑکے بالوں کی طرف لوٹ کر آتے تھے تو اتراتے ہوئے اور جب ان (مومنین) کو دیکھتے

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾

تو کہہ بیٹھتے تھے کہ یہ تو یقینی گمراہ ہیں حالانکہ یہ لوگ ان پر کچھ نگراں بنا کے تو بھیجے نہیں گئے تھے،

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى

تو آج (قیامت میں) ایماندار لوگ کافروں سے ہنسی کریں گے (اور) تختوں پر

الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

بیٹھے نظارہ کریں گے، کہ اب تو کافروں کو ان کے کئے کا پورا پورا بدلہ مل گیا،

(۸۴) سُورَةُ الْإِنشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ (۸۳)

ایاتہا ۲۵ رکوعہا ۱

سورہ ۱ انشقاق مکہ میں نازل ہوا۔ اور اسکی پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴿١﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا

جب آسمان پھٹ جائیگا، اور اپنے پروردگار کا حکم بجالائیگا اور اُسے واجب بھی یہی ہے اور جب

الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذِنَتْ

زمین (برابر کرکے) تان دیجائے گی اور جو کچھ اس میں ہے اگل دیگی اور بالکل خالی ہوجائیگی اور اپنے پروردگار کا

لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ

حکم بجالائیگی اور اسے لازم بھی یہی ہے (تو قیامت آجائیگی) اے انسان تو اپنے پروردگار کی حضوری کی

كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿٦﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ

کوشش کرتا ہے تو تو (ایک نہ ایک دن) اُسکے سامنے حاضر ہوگا پھر اُسدن جس کا نامۂ عمل اُسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا اس

يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿٩﴾

سے تو حساب آسان ۲ طریقہ سے لیا جائیگا، اور پھر وہ اپنے (مومنین کے) قبیلہ کی طرف خوش پلٹے گا۔

آخرت میں مومنین منافقین پر ہنسیں گے۔

نیکوں کا نامۂ عمل داہنے ہاتھ میں ہوگا اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں

۱ اس سورہ میں خدا نے قیامت کے واقعات نیکوں کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ تلاوت قرآن میں سجدہ کا حکم۔ خدا کا سب چیزوں کو جاننا۔ نیکوں کے لئے بے انتہا اجر و ثواب کا ہونا۔ وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

۲ آسان طریقہ سے حساب لئے جانے کا ایک حدیث میں یہ مطلب بیان ہوا ہے۔ کہ اُسکے گناہ اُس کے سامنے پیش کرکے معاف کر دیئے جائیں گے۔ ۱۲

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝١١

لیکن جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائیگا وہ تو موت کی دعا کریگا

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝١٢ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝١٣ اِنَّهٗ

اور جہنم واصل ہوگا، یہ شخص تو اپنے لڑکے بالوں میں مست رہتا تھا اور سمجھتا تھا کہ کبھی (خدا

ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝١٤ بَلٰى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝١٥

کی طرف) پھر کر جائے ہی گا نہیں ہاں اُس کا پروردگار یقینی اس کو دیکھ بھال کر رہا ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝١٦ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝١٧ وَالْقَمَرِ اِذَا

تو مجھے شام کی سرخی کی قسم اور رات کی ان چیزوں کی جنھیں یہ ڈھانک لیتی ہے اور چاند کی جب پورا

اتَّسَقَ ۝١٨ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝١٩ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٢٠

ہو جائے کہ تم لوگ ضرور ایک سختی کے بعد دوسری سختی میں پھنسو گے تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝٢١ بَلِ الَّذِيْنَ

اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو (خدا کا) سجدہ نہیں کرتے، بلکہ کافر لوگ تو (اور اُسے)

كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝٢٢ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝٢٣

جھٹلاتے ہیں، اور جو باتیں یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں خدا تو اُسے خوب جانتا ہے تو (اے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢٤ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

رسول) انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے اچھے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٢٥

کام کئے اُن کے لئے بے انتہا اجر (و ثواب) ہے ۔

اِيَاتُهَا (۸۵) سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ (۲۷) رُكُوْعُهَا

سورہ ۸۵ بروج مکہ میں نازل ہوا اور اس کی بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مناسبت ۸۴

۸۵ اس سورہ میں خدا نے کفار مکہ کی ہلاکت کی پیشینگوئیاں اصحاب اخدود کا قصہ اور کفار مکہ کی ان سے تشبیہ، مومنین کو تکلیف دینے کی سزا اور ایماندارں کی کامیابی خدائی مواخذہ کی سختی خدا کا مختار و مرید ہونا فرعون و ثمود کے قصہ کی طرف کفار مکہ کی تنبیہ قرآن کا خدائی کتاب ہونا وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲-۱۲-

ع ۱ ۲۵ ۹

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ

برجوں [1] والے آسمان کی قسم اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہ [2] کی اور جس کی

وَّمَشْهُوْدٍ ۝ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝

گواہی دیجائیگی اسکی (کہ کفار مکہ ہلاک ہوئے جس طرح خندق [3] والے ہلاک کردیئے گئے جو خندقیں

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

آگ کی تھیں جسمیں (انھوں نے مسلمانوں کیلئے ایندھن جھونک رکھا تھا جب وہ ان (خندقوں) پر بیٹھے ہوئے اور جو (سلوک)

شُهُوْدٌ ۝ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ

ایماندار لوگ کے ساتھ کرتے تھے اسکو سامنے دیکھ رہے تھے اور ان کو مومنین کی یہی بات بُری معلوم ہوئی کہ وہ لوگ خدا پر ایمان

الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى

لائے تھے جو زبردست (اور) سزاوار حمد ہے وہ (خدا) جس کی سارے آسمان و زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

چیز سے واقف ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ایماندار مردوں اور عورتوں کو تکلیفیں دیں پھر

ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝

توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب تو ہے ہی (اس کے علاوہ) جلنے کا بھی عذاب ہوگا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے ان کے لئے وہ باغات ہیں جنکے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ

نیچے نہریں جاری ہیں، یہی تو بڑی کامیابی ہے، بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت

لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

سخت ہے وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (قیامت میں) زندہ کریگا اور وہی بڑا بخشنے والا

الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝

محبت کرنیوالا ہے۔ عرش کا مالک بڑا عالی شان ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے کیا تمہارے

[1] اس کی تفصیل دیکھو پارہ ۱۱ سورہ یونس آیت ۶ میں۔ [2] اس میں شدید اختلاف ہے کہ شاہد و مشہود سے کیا مراد ہے حضرت امام حسن سے منقول ہے کہ شاہد حضرت رسول ہیں اور مشہود قیامت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ اور ایک روایت میں ہے کہ شاہد یوم النحر ہے۔ اور مشہود روز قیامت۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ شاہد حضرت رسول اور مشہود حضرت علی ہیں ایک حدیث میں ہے کہ شاہد خدا ہے اور مشہود بندہ اور دوسری حدیث میں اس کے برعکس بعض کا خیال ہے کہ شاہد دسویں ذی الحجہ اور مشہود نویں بعض کا قول ہے کہ شاہد فرشتہ اور مشہود قیامت بعض کہتے ہیں کہ دونوں سے مراد آدمی ہیں بعض نے کہا کہ شاہد یہ امت ہے اور مشہود اگلی امتیں بعض کا قول ہے کہ شاہد انسان کے اعضا ہیں اور مشہود نفس بعض کہتے ہیں شاہد جمعہ اور عرفہ ہے اور مشہود حج کرنیوالے بعض کا خیال ہے کہ شاہد دن رات ہیں اور مشہود آدمی بعض کہتے ہیں کہ شاہد انبیاء ہیں اور مشہود ہمارے نبی بعض کہتے ہیں کہ شاہد حضرت آدم ہیں اور مشہود انکی اولاد بعض شاہد حضرت عیسیٰ کو اور مشہود ان کی امت کو کہتے ہیں۔

[3] ان کا قصہ یوں منقول ہے۔ کہ ایک حبشی کو خداوند عالم نے حبشیوں پر پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام ذو نواس تھا وہ لوگوں سے اپنی اور بتوں کی پرستش کراتا تھا غرض پیغمبر نے ہر چند فہمائش کی مگر چند کے سوا کسی پر کچھ اثر نہ ہوا، آخر جنگ کی نوبت آئی اور پیغمبر کے بہت سے اصحاب مارے گئے جو باقی بچے وہ مقید ہوئے اور انکے واسطے ۴۰ گز لمبی اور بارہ گز چوڑی نہر کھدوائی اور اسے آگ سے بھر دیا اور ایک منادی نے آواز دی کہ جو ہمارے دین پر ہے وہ الگ ہو جائے اور جو اس پیغمبر کے دین پر ہے وہ اس میں کود پڑے آخر مومنین نے نہایت خوشی سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کودنا شروع کیا جب ایک عورت کی باری آئی جس کی گود میں تین مہینہ کا بچہ تھا تو اس کو کچھ تامل ہوا مگر خدا کی شان اس بچہ نے

(باقی صفحہ ۹۴۳ پر)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ؕ﴿۱۸﴾ بَلِ

پاس لشکروں کی خبر پہونچی ہے (یعنی) فرعون و ثمود کی (ضرور پہونچی ہے) مگر کفار

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۙ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

تو جھٹلانے ہی (کی فکر) میں ہیں، اور خدا ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے

مُّحِيْطٌ ۚ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

ہے (یہ جھٹلانے کے قابل نہیں) بلکہ یہ تو قرآن مجید ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

اٰیاتُھا (۸۶) سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ (۳۶) رکوعُھا

سورہ ۱؎ طارق مکہ میں نازل ہوا اور اس کی سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجْمُ

آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم، اور تم کو کیا معلوم رات کو آنے والا کیا ہے (وہ) چمکتا ۲؎ ہوا

الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾ فَلْيَنْظُرِ

تارہ ہے (اس بات کی قسم) کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر نگہبان مقرر نہیں تو انسان کو دیکھنا

الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْ

چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے وہ اچھلتے ہوئے پانی (منی) سے پیدا ہوا ہے جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں

بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾

کے بیچ سے نکلتا ۳؎ ہے بیشک خدا اسکے (دوبارہ) پیدا کرنے پر ضرور قدرت رکھتا ہے جس دن دلوں کے

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ

بھید جانچے جائیں گے تو (اُسدن) اُس کا نہ کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی مددگار ہوگا، چکر کھانے والے

ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ

آسمان کی قسم اور پھٹنے والی زمین کی (قسم) بے شک یہ قرآن قول

(بقیہ صفحہ ۹۴۲)

باآواز بلند کہا اے اناں کچھ خوف نہ کرو اور ہم کو لئے ہوئے کو دپڑو اناں وہ بھی گری پس پھر کیا تھا خدا نے فوراً ایک ہوا بھیجی جس نے ساری نہر کو خالی کر کے اسی آگ سے بادشاہ اور اس کے لشکر اور تابعین کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور مومنین پر کچھ اثر بھی نہ ہوا اور سب کے سب صحیح وسالم نکل آئے۔ ۱۲-۱۲-۱۲

(حاشیہ صفحہ ۹۴۲)

۱؎ اس سورہ میں خدا نے ہر شخص کے واسطے نگہبان فرشتوں کا مقرر ہونا انسانی پیدائش کا مادہ اور اس کی جگہ قرآن کا قول فیصل ہونا، کفار کو مہلت دینا وغیرہ تعلیم فرمایا ہے۔ ۱۲

۲؎ مفسرین میں اس تارے سے مراد ہونے میں اختلاف ہے کوئی عام تارا کوئی کہتا ہے کوئی خاص تارا ہیں زحل وغیرہ کا نام بتاتا ہے کوئی اس سے جناب امیر علیہ السلام کو مراد لیتا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲

۳؎ بقراط جو بڑا نامی حکیم گزرا ہے اس کا قول ہے کہ منی عورت کی ہو یا مرد کی دماغ میں پیدا ہوتی ہے اور وہاں سے دورگوں کے ذریعہ جو کانوں کے پیچھے ہیں حرام مغز میں آتی ہے اور پھر جگر کی دورگوں سے جو حرام مغز سے متصل ہیں، ہوتی ہوئی گردہ میں آتی ہے اور اسی طرح سلسلہ وار ہوتی ہوئی مخارج سے باہر نکل آتی ہے مگر محقق اطبا اور زمانہ حال کے ڈاکٹروں کا خیال یہ ہے کہ منی کا مادہ ہر عضو سے جدا ہو کر پہلے دماغ میں جمع ہوتا ہے اور وہاں سے حرام مغز میں ہوتا ہوا گردہ میں آتا ہے اور گردہ میں سخت دباؤ پا کر خون کی صورت میں انثیین میں آتا ہے اور وہاں منی بن کر باہر نکل جاتا ہے بہرحال چاہے جو قول صحیح ہو خدا کا کلام ہر طرح سچا ہے کیونکہ دونوں قول بمطابق گردہ اور حرام مغز ہی مادہ منی کی پخت دپز اور نکلنے کی جگہ قرار پائی اور گردہ حرام مغز کے پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم ۱۲

فَصْلٌ ۝١٣ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝١٤ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝١٥ وَّ

فیصل ہے اور لغو نہیں ہے، بے شک یہ کفار اپنی تدبیر کر رہے ہیں اور

اَكِيْدُ كَيْدًا ۝١٦ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝١٧ ع

میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں، تو کافروں کو مہلت دو بس ان کو تھوڑی سی مہلت دو،

(٨٧) سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ (٨)

اٰیاتہا ١٩ — رکوعہا ١

سورہ الاعلیٰ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اسکی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢

(اے رسول) اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اور درست کیا

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ

اور جس نے (اس کا) اندازہ مقرر کیا پھر راہ بتائی اور جس نے (حیوانات کے لئے) چارہ اگایا پھر خشک اسے

غُثَآءً اَحْوٰى ۝٥ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ

سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا ہم تمہیں (ایسا) پڑھا دیں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں مگر جو خدا چاہے (منسوخ

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝٨

کر دے) بیشک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپے ہوئے کو بھی اور ہم تم کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَ

تو جہاں تک سمجھانا مفید ہو سمجھاتے رہو جو خوف رکھتا ہو وہ تو فوری سمجھ جائے گا اور

يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ

بدبخت اس سے پہلوتہی کرے گا جو (قیامت میں) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہو گا پھر

لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ

نہ وہاں مرہی گا نہ جئے گا، وہ یقیناً مراد دلی کو پہنچا جو (شرک سے) پاک ہو اور اپنے پروردگار کے

لہ اس سورہ میں خدا کی تسبیح وعبادت کا حکم، خدا ہی سب کا خالق ہے، رسولؐ کبھی کوئی چیز نہیں بھولتا، خدا عالم الغیب ہے تم نصیحت کئے جاؤ، شرک سے بچو، نماز کی ترغیب قرآن کا اگلے صحیفوں کے مخالف نہ ہونا، وغیرہ ذکر فرمایا ہے ١٢

لہ یعنی جس آیت کو خدا ہر طرح منسوخ کر دینا چاہے گا حتیٰ کہ تلاوت میں بھی اس کو تمہارے ذہن سے محو کر مٹا دے۔

لہ یعنی جس نے دل کو کفر کی نجاست سے پاک کیا اور شہادتین وغیرہ کا اقرار کیا پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں اور اچھے اعمال بجا لایا اس نے نجات پائی۔ ١٢

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾

نام کا ذکر کرتا اور نماز پڑھتا رہا مگر تم لوگ تو دُنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ

حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے بیشک یہی بات اگلے صحیفوں

الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

لہ ابراہیمؑ اور موسےٰ کے صحیفوں میں (بھی ہے)

ع ۱ ۱۹ ۱۲

لہ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور ان میں سے تین ہزار تیرہ رسول و صاحب کتاب ہیں۔ چار ہزار صحیفے خدا نے نازل کئے اور بعض رسولوں کو کئی کئی صحیفے عطا ہوئے۔ عرب میں چار پیغمبر ہوئے، ہودؑ، صالحؑ شعیبؑ اور ہمارے رسولؐ ۱۲۔ لہ اس سورہ میں خدا نے قیامت کے واقعات دوزخ و بہشت کی حالت، مخلوقات خدا میں غور کرنے کا حکم حضرت رسول کی رسالت، ہر شخص کی بازگشت خدا کی طرف ہونا، وغیرہ بیان فرمایا ہے۔ لہ پانی کے کنارے ایک درخت ہوتا ہے جس میں صرف کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں اور مزے میں صبر سے بھی بدتر اور جب خشک ہو جاتا ہے تو ایسا زہر قاتل کہ جانور بھی اس کے پاس نہیں پھٹکتے۔ اسی کو ضریع کہتے ہیں اور اسی کی حالت کا لحاظ کر کے میں نے اس کا ترجمہ خاردار جھاڑی کیا ہے یہ تو دنیا کا ضریع ہے اور آخرت کا ضریع تو خدا کی پناہ ۱۲-۱۲-۱۲

اٰیاتُها (۸۸) سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ (۶۸) رُكُوْعُها

سورہ لہ غاشیہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی مصیبت (قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے، اُس دن بہت سے چہرے ذلیل رسوا

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ

ہونگے (طوق و زنجیر سے) مشقت کرنیوالے تھکے ماندے دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے انہیں ایک کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی

اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ

پلایا جائیگا، خاردار جھاڑی لہ کے سوا ان کیلئے کوئی کھانا نہیں، جو نہ موٹائی پیدا کرے نہ بھوک میں کچھ کام

وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا

آئے گا، (اور) بہت سے چہرے اُس دن تر و تازہ ہوں گے اپنی کوشش

رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيْهَا

(کے نتیجہ) پر شادمان، ایک عالیشان باغ میں وہاں کوئی لغو بات سُنیں گے ہی نہیں، اس میں

عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾

چشمے جاری ہونگے، اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہونگے اور (اُنکے کنارے) گلاس رکھے ہونگے

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ

اور گاؤ تکیے قطار کی قطار لگے ہوئے اور نفیس مسندیں بچھی ہوئیں، تو کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف غور

اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾

نہیں کرتے کہ کیسا (عجیب) پیدا کیا گیا ہے، اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند بنایا گیا ہے

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ

اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی ہے

سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ

تو تم نصیحت کرتے رہو، تم تو بس نصیحت کرنے والے ہو تم کچھ ان پر داروغہ تو ہو

بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ

نہیں۔ ہاں جس نے منہ پھیر لیا۔ اور نہ مانا، تو خدا اس کو بہت بڑے عذاب

الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

کی سزا دیگا بیشک ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے، پھر ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے

اَيَاتُهَا (۸۹) سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۰) رُكُوْعُهَا

سورہ ۱ فجر مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا

صبح ۲ کی قسم، اور دس ۳ راتوں کی، اور جفت ۴ و طاق کی، اور رات کی جب آنے لگے،

يَسْرِ ۚ ﴿٤﴾ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

عقلمند کے واسطے تو یہ ضرور بڑی قسم ہے (کہ کفار پر ضرور عذاب ہوگا) کیا تم نے نہیں دیکھا

فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ

کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا اور ثمود (جنہوں نے) ارم والے (اور) ازقد جن کا مثل ۵ تمام (دنیا

۱ اس سورہ میں خدا نے کفار پر عذاب کی پیشین گوئی، شداد، ثمود و فرعون کی تباہی کے قصے کا اشارہ بندوں پر خدا کی نگرانی، امتحان کے وقت انسان کی حالت، تمام انسانوں کی حالت قیامت کا تذکرہ، حضرت عمرؓ یا ابن عباسؓ کی فضیلت وغیرہ بیان کی ہے۔ ۲ ایک روایت میں ہے کہ اس صبح سے وہ صبح مراد ہے جب حضرت رسولؐ طائف میں تھے اور بارہ ہزار آدمی آپ کے ساتھ تھے اور سب کے سب پیاسے تھے اور پانی کا کوئی سامان نہ تھا، آخر آپ نے ایک پیالہ منگا کر اس میں اپنی انگلیاں ڈال دیں اور اس سے چار چشمے جاری ہوئے کہ سارا لشکر سیراب ہوا اور کیا عجب ہے کہ اس سے مراد صبح عاشورہ ہو واللہ اعلم ۱۲ ۳ محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ لوگ ان عشروں کی بہت تعظیم کرتے تھے، ذی الحجہ و محرم کا پہلا عشرہ اور رمضان کا اخیر عشرہ وغیرہ تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۴۲ سطبوعہ مصر ۴ بظاہر اس سے مراد تمام چیزیں مراد ہیں کیونکہ کوئی چیز طاق و جفت سے خالی نہیں ہو سکتی یا نماز مغرب دو تر مراد ہے ۱۲ ۵ حضرت نوحؑ کی پانچویں پشت میں ایک شخص کا نام عاد تھا جس کا سلسلہ نسب یوں ہے، عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح عاد کے دو بیٹے تھے شداد و شدید، اور دونوں بادشاہ تھے جب شدید مر گیا تو سب ملکوں کا بادشاہ شداد ہی قرار پایا اور اس نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہو گیا اور چار سو بادشاہ اس کے ماتحت و خراج گذار تھے آخر اس نے خدائی کا دعویٰ کیا اس وقت کے پیغمبر جب اس کی ہدایت کو آئے تو اس نے کہا ایمان لانے کا فائدہ پیغمبر نے کہا خدا تجھے بہشت دیگا اس نے پوچھا بہشت میں کیا ہے جب پیغمبر نے اس کی کیفیت بیان کی تو اس نے کہا ایسا میں خود بنا سکتا ہوں غرض اس نے ایک معتدل آب و ہوا

(باقی حاشیہ بر صفحہ ۹۴۷)

مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾

کے شہروں میں کوئی پیدا ہی نہیں کیا گیا اور ثمود کے ساتھ (کیا کیا) جو وادی (قری) میں پتھر

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾

تراش (کر گھر بناتے تھے اور فرعون کے ساتھ (کیا کیا) جو (سزا کیلئے) میخیں رکھتا تھا یہ لوگ (مختلف شہروں میں

فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

سرکش ہو رہے تھے اور انہیں بہت سے فساد پھیلا رکھے تھے تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا لگایا، بیشک تمہارا

عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا

پروردگار تاک میں ہے لیکن انسان جب اسکو اس کا پروردگار

مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَ

(اس طرح) آزماتا ہے کہ اسکو عزت و نعمت دیتا ہے) تو کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت دی

أَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي

ہے مگر جب اسکو (اس طرح آزماتا ہے کہ اس پر روزی کو تنگ کر دیتا ہے تو بول اٹھتا ہے کہ میرے

أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ

پروردگار نے مجھے ذلیل کیا، ہرگز نہیں بلکہ تم لوگ یتیم کی خاطرداری کرتے ہو اور نہ محتاج کو کھانا کھلانے

عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَ

کی ترغیب دیتے ہو اور میراث کے مال (حلال و حرام) کو سمیٹ کر کچھ

تُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا

جاتے ہو اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو سن رکھو کہ جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ

دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِيءَ

کر دی جائیگی اور تمہارے پروردگار کا حکم، اور فرشتے قطار کے قطار آجائیں گے اور اُس دن جہنم سامنے

يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ

کر دی جائے گی اس دن انسان چونکے گا مگر اب چونکنا کہاں (فائدہ دے گا)

شداد کا قصہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

کی زمین تھیر کر کے بہشت بنوانا شروع کیا، ایک لاکھ مزدور اس میں کام کرتے اور تمام بادشاہان دنیا کے پاس جو کچھ جواہرات سونا چاندی تھی سب منگوائی اور سو برس میں وہ باغ تیار ہوا تو اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ارم رکھا، اس باغ کی دیوار کی اینٹیں سونے اور چاندی کی تھیں، اس کے شگافوں میں موتی، یاقوت اور زبرجد تھے اس کی زمین عنبر و مشک کی تھی اس میں ایک ہزار محل تھے اسکے گرداگرد ہزار بالاخانے ہزار ارکان تھے ہر مکان کے سامنے ایک درخت تھا جس کی ڈالیں سونے کی، پتے زبرجد کے، خوشے موتیوں کے تھے، غرض جب باغ ہر طرح تیار ہو گیا تو شداد مع حشم و خدم کے اسکو دیکھنے چلا، جب قریب دروازہ کے پہنچا تو ایک شدید چیخ کی آواز سنی اور دیکھا تو ایک خوفناک صورت نظر آئی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہیں اور اس کی روح قبض کرنے آئے ہیں اس نے کہا کہ اتنی مہلت دو کہ باغ کو دیکھ لوں ملک الموت نے کہا کہ اجازت نہیں غرض ایک پاؤں چوکھٹ کے اندر ایک باہر تھا کہ اس کی روح قبض ہوئی اور باغ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا، امیر معاویہ کے زمانے میں عبداللہ بن قلابہ اپنا اونٹ تلاش کرتا، اس باغ میں پہنچ گیا تھا، چنانچہ واپس آکر جو کیفیت اس نے بیان کی اس کی تصدیق کعب احبار نے کی واللہ اعلم۔ ۱۲

انسان کی حالت

الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ

(اسوقت) کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے واسطے کچھ پہلے بھیجا ہوتا تو اُسدن خدا ایسا عذاب

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

کرے گا کہ کسی نے ویسا عذاب نہ کیا ہوگا اور نہ کوئی اسکے جکڑنے کی طرح جکڑے گا

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً

(اور کچھ لوگوں سے کہے گا) اے [1] اطمینان پانے والی جان اپنے پروردگار کیطرف چل تو اس سے

مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

خوش وُہ تجھ سے راضی تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہوجا، اور میری بہشت میں داخل ہوجا،

اٰیاتُھا ۲۰ (۹۰) سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ (۳۵) رُکُوْعُھا ۱

سُورہ [2] بلد مکہ میں نازل ہُوا اور اُس کی بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَ

مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو اور (تمہارے)

وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾

باپ (آدم) اور اسکی اولاد کی قسم کہ ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ

کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پاسکے گا) وہ کہتا [3] ہے کہ میں نے انگنت مال

مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ

اڑا دیا کیا وہ یہ خیال رکھتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا ہی نہیں، کیا ہم نے اُسے

عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾

دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے (ضرور دیئے) اور اسکو (اچھی بُری) دونوں راہیں بھی

[1] صاحب کشاف نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہؓ کے بارے میں نازل ہوئی، اور درمنثور میں یہ روایت بریدہ سے مروی ہے مگر ساتھ ہی اس کے ایک دوسری روایت جو سعید بن جبیر سے مروی ہے۔ اس میں حضرت عباسؓ کی وفات کے وقت اس آواز کا سنائی دینا بیان کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

[2] اس سُورہ میں خدا نے انسان کو مشقت و محنت کرنے والا خدا کا اس پر ہر طرح قادر ہونا اس کے اعضا نعمت ہیں، غلام آزاد کرنے بھوکے کو کھلانے کی فضیلت، صبر اور رحم کی خوبی وغیرہ ذکر فرمائی ہے۔ ۱۲

[3] ایک روایت میں ہے کہ مراد اس سے عمرو بن عبدود ہے کہ اس نے جناب امیرؑ سے آخر وقت کہا تھا کہ میں نے اسلام کے بند کرنے میں بہت سے روپے خرچ کئے۔ واللہ اعلم ۱۲

انسان مشقت کے لئے پیدا ہوا ہے

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢

دکھادیں، پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر (کیوں) نہیں گزرا اور تمکو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے، کسی (کی) گردن کا (غلامی

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ أَوْ إِطْعٰمٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝١٤ يَتِيمًا

یا قرض سے) چھڑانا، یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار

ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ

محتاج کو کھانا کھلانا، پھر تو اُن لوگوں میں (شامل) ہو

مِنَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا

جاتا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت اور ترس کھانے کی

بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

وصیت کرتے رہے، یہی لوگ خوش نصیب ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے

بِاٰيٰتِنَا هُمْ أَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝١٩ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝٢٠

انکار کیا ہے یہی لوگ بدبخت ہیں کہ انکو آگ میں ڈال کر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی

اٰیاتُھا (۹۱) سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ (۲۶) رُکُوْعُھا

سُورہ الشمس مکہ میں نازل ہوا۔ اور اُس کی پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلٰهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ إِذَا

سورج کی قسم اور اسکی روشنی کی، اور چاند کی جب اُسکے پیچھے نکلے، اور دن کی جب اُسے

جَلّٰهَا ۝٣ وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝٥

چمکا دے، اور رات کی جب اُسے ڈھانک لے، اور آسمان کی جس نے اُسے بنایا،

وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝٧ فَأَلْهَمَهَا

اور زمین کی اور جسنے اُسے بچھایا، اور جان کی اور جسنے اُسے درست کیا، پھر اسکی بدکاری اور

ع ۱ ۲۰

۱۵ ۲۵۴ ۵۶ ۱

لہ اس سورہ میں خدا نے نفس کو پاکیزہ رکھنے کی تاکید گناہ کی ممانعت اور ناقہ صالح کا قصہ ذکر فرمایا ہے۔

لہ ایک روایت میں ہے کہ سورج سے حضرت رسولؐ اور قمر سے جناب امیرؑ مراد ہیں اور رات سے وہ لوگ مراد ہیں۔ جو اہلبیتؑ کے حقوق کو غصب کر کے حاکم بن بیٹھے۔ ۱۲۔

فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ

پرہیزگاری کو اُسے سمجھا دیا (قسم ہے) جسنے اُس (جان) کو (گناہ سے) پاک کیا وہ تو کامیاب ہوا اور جس نے اُسے

مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ

(گناہ کرکے) دبا دیا وہ نامراد رہا، قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (صالح پیغمبر کو) جھٹلایا، جب اُنمیں کا ایک بڑا بدبخت اٹھ

اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝

کھڑا ہوا، تو خدا کے رسول (صالح) نے اُن سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اسکے پانی پینے سے

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

تعرض نہ کرنا مگر ان لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اُس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا نے اُنکے گناہ کے

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

سبب اُنپر عذاب نازل کیا پھر (ہلاک کرکے) برابر کر دیا اور اسکو اُن کے بدلے کا کوئی خوف نہیں

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ (۹۲)

اٰيَاتُهَا ۲۱ | رُكُوْعُهَا ۱

سورہ لیل مکہ میں نازل ہوا۔ اور اُس کی اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ

رات کی قسم جب (سورج کو) چھپالے اور دن کی جب خوب روشن ہو اور اُس (ذات) کی جس نے

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى

نر و مادہ کو پیدا کیا کہ بیشک تمہاری کوشش طرح طرح کی ہے تو جس نے سخاوت کی

وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝

اور (اچھی بات (اسلام) کی تصدیق کی تو ہم اس کے لئے راحت و آسانی (جنت) کے اسباب مہیا کردینگے

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ

اور جس نے بخل کیا، اور بے پروائی کی، اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اسے سختی (جہنم) میں

ف۱ اس کا قصہ تفصیل سے سورہ اعراف میں گذر چکا ہے

ف۲ اس سورہ میں خدا نے اول ذکر فرمائے ہیں سخاوت کی مدح اور بخل کی مذمت فرمائی پر مال کچھ کام نہ آئے گا شرح کا فرض صرف ہدایت ہے، پرہیزگار دوزخ سے بچا لیا جائیگا وغیرہ۔ ف۳ اس کی شان نزول یہ ہے کہ ایک انصاری کے گھر میں غرفے کا ایک درخت تھا اور اس کی کچھ ٹہنیاں ایک ہمسایہ کے گھر میں جھک پڑی تھیں اور وہ شخص عیالدار و محتاج تھا، اور جب انصاری غرفے توڑنے جاتا اور ایک آدھ گر پڑتا اور ہمسایہ کے لڑکے اٹھا لیتے تو یہ بدبخت ان سے چھین لیتا، یہاں تک کہ بعض وقت بچوں کے منہ سے نکال لیتا،

ع ۱ ۱۵

ہمسایے نے اس کی شکایت حضرت رسول سے کی آپنے انصاری کو بلا کر فرمایا اگر تو اس درخت کو بہشت کے غرموں کے درخت کے بدلے بیچے تو میں لیتا ہوں اُسنے چلے گئے اور نہ مانا، ابو دحداح نے یہ سنکر حضرت سے عرض کی اگر میں اس درخت کو خرید کر لوں تو مجھے بہشت کے درخت اُسکے عوض میں مل سکتے ہیں، آپنے فرمایا ضرور، غرض ابو دحداح گیا اور بصد اصرار چالیس درخت کے بدلے اس درخت کو خرید کیا اور لوگوں کو اس پر گواہ کر دیا، تب آپنے ابو دحداح سے بہشت کے درختوں کا وعدہ کرکے وہ درخت لیکر اُس ہمسایہ کے حوالے فرمایا اس پر یہ آیتیں ابو دحداح کی مدح اور اس انصاری کی مذمت میں نازل ہوئیں۔ ۱۲-۱۴

انسان طرح طرح کی کوشش کرتے ہیں

لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا

پہونچا دیں گے اور جب وہ ہلاک ہوگا تو اس کا مال اسکے کچھ بھی کام نہ آئیگا ہمیں راہ دکھا دینا

لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ

ضرور ہے اور آخرت اور دُنیا (دونوں) خاص ہماری چیز ہے تو ہمنے تمھیں بھڑکتی ہوئی

نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ

آگ سے ڈرا دیا اس میں بس وہی داخل ہوگا، جو بڑا بدبخت ہے جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا اور

وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ

جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اس سے بچا لیا جائے گا جو اپنا مال (خدا کی راہ میں) دیتا ہے تاکہ پاک

يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا

ہو جائے۔ اور (لطف یہ ہے کہ) کسی کا اُسپر کوئی احسان نہیں جس کا اُسے بدلہ دیا جاتا ہے بلکہ

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

(وہ تو) صرف اپنے عالیشان پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنیکے لئے (دیتا ہے) اور وہ عنقریب ہی خوش ہو جائیگا

(۹۳) سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ (۱۱)

اٰیاتُھا ۱۱ — رکوعُھا ۱

سُورہ ضحیٰ[1] مکّہ میں نازل ہُوا۔ اور اُس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا

(رسول) پہر دن چڑھے کی قسم اور رات کی جب (چیزوں کو) چھپا لے کہ تمھارا پروردگار نہ تم کو چھوڑ بیٹھا اور (نہ تم سے)

قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ

ناراض ہوا اور تمھارے واسطے آخرت دُنیا سے یقینی کہیں بہتر ہے اور تمھارا پروردگار[2] عنقریب اسقدر عطا کریگا

رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ

کہ تم خوش ہو جاؤ کیا اُسنے تمھیں یتیم پاکر ابوطالب کی پناہ نہ دی (ضرور دی) اور تمکو احکام سے ناواقف دیکھا تو منزل مقصود

[1] اس سورہ میں خدا نے حضرت رسول کی تشفی جناب سیدہ کی ایک خاص فضیلت رسول اللہ پر احسانات و تم پر ستم نہ کرنا سائل کو نہ جھڑکنا پروردگار کی نعمت کا اظہار وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲

[2] عسکری نے مواعظ میں اور ابن مردویہ اور ابن لال اور ابن النجار نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول جناب فاطمہ کے گھر میں آئے تو دیکھا وہ چکی پیس رہی ہیں اور اُن کے بدن پر اونٹ کی جھول کی ایک چادر ہے تو آپنے فرمایا اے فاطمہ آخرت کی نعمتوں کے واسطے دُنیا کی محنت اور مشقت کچھ اور جلدی کرو اسی وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۶۱ سطر ۳۱ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا

تک پہنچا دیا۔ اور تم کو تنگدست دیکھ کر غنی کر دیا۔ تو تم بھی

الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝

یتیم پر ستم نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے رہنا۔

اٰیاتُھا ۸ | سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ (۹۴) (۱۲) | رکوعُھا ۱

سورۂ الم نشرح مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝

(اے رسول) کیا ہم نے تمہارا سینہ (علم سے) کشادہ نہیں کر دیا (ضرور کیا) اور تم پر سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ

تمہاری کمر توڑ رکھی تھی) اور تمہارا ذکر بھی بلند کر دیا تو (ہاں) مشکل کے ساتھ

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا

آسانی بھی ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے تو جب تم

فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

فارغ ہو جاؤ تو مقرر کر دو اور پھر اپنے پروردگار کی طرف رغبت کرو۔

اٰیاتُھا ۸ | سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ (۹۵) (۲۸) | رکوعُھا ۱

سورہ تین مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱ اس سورہ میں پہلے تو خدا نے حضرت رسولؐ کے سینہ کو علم سے معمور ہونے کو بیان کیا ہے، اور اس پر مفسرین کے وہ اقوال کہ فرشتے نے رسولؐ کے پیٹ کو سینے تک چاک کیا اور پھر دل کو دھویا بالکل خلاف عقل و قیاس ہے اس کے بعد خدا نے دوسرا احسان جتایا ہے کہ تم پر جو نبوت اور احکام خدا پہنچانے کا بوجھ بہت بڑا تھا اس کو علی بن ابی طالبؑ کی خلافت و وزارت سے ہلکا کر دیا اور چونکہ اس حکم خدا یعنے حضرت علی کی خلافت کے اظہار کو حضرت رسولؐ بہت مشکل کام سمجھتے تھے اس بنا پر خدا نے جس طرح دوسرے مقام پر دوسرے الفاظ میں فہمائش کی ہے اسی طرح یہاں بھی یوں فرمایا کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے پھر وقت مقرر فرما دیا کہ جب تم آخری حج سے فارغ ہو تو خلیفہ مقرر کرو اور اس کے بعد پھر خدا کی طرف رجوع کرو یعنے موت کی تیاری کرو اگرچہ اس مطلب کو مفسرین اہلسنت نے ذکر نہیں کیا ہے لیکن باانصاف لوگ کلام خدا کو غور سے دیکھیں اور اس مطلب کو اور جو مطالب مفسرین اہلسنت نے بیان کئے ہیں۔ دونوں کو الفاظ قرآن سے منطبق کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ کون زیادہ چسپاں ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ۵۲ میں نے جو مطلب گذشتہ صفحہ میں اس سورہ اور اس آیت کا بیان کیا ہے اس کی مؤید وہ روایت ہے جس کو صاحب کشاف جلد ۳ صفحہ ۲۸۰ میں ذکر کر کے بدعت فرمایا ہے اور ناصبی کی جنبہ داری میں اعتراض بھی کیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ صاحب کشاف کو اپنی ہی تفسیر کے سابق آیات پر جن میں جناب امیرؑ کی وجوب محبت کے قائل ہوئے ہیں نظر نہ پڑی اور نہیں تو قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ہی کو دیکھ لیتے ۱۲ ۵۳ اس سورہ میں خدا نے انسان کی عمدہ

(باقی بر صفحہ ۹۵۳)

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ

انجیر [1] اور زیتون کی قسم اور طورِ سینین کی اور اس امن والے شہر (مکہ) کی کہ ہمنے

الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۖ﴿۴﴾

انسان کو بہت اچھے کینڈے کا پیدا کیا، پھر ہم نے اُسے (بوڑھا کرکے

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

رفتہ رفتہ) پست سے پست حالت کی طرف پھیر دیا مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ

(کام) کام کرتے رہے ان کے لئے تو بے انتہا اجر و ثواب ہے تو (اے رسول) ان دلیلوں کے بعد تم کو (روز)

بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۭ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۧ﴿۸﴾

جزا کے بارے میں کون جھٹلا سکتا ہے۔ کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں (ہاں ضرور ہے)

اٰیاتُھا ۱۹ (۹۶) سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ (۱) رُکُوْعُھا ۱

سُورۂ [2] علق مکہ میں نازل ہُوا۔ اس کی اُنیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

(اے رسول) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا اسی نے انسان کو جمے ہوئے خون سے

عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾

پیدا کیا پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی، اسی نے

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۭ﴿۵﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ﴿۶﴾

انسان کو وہ باتیں بتائیں جن کو وہ کچھ جانتا ہی نہ تھا سُن رکھو بیشک انسان جب اپنے کو غنی دیکھتا

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۭ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ

ہے تو سرکش ہو جاتا ہے۔ بیشک تمہارے پروردگار کی طرف (سب کو) پلٹنا ہے بھلا تم نے اس شخص

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۵۲)
مخلوقات اور پھر آخر بہت پست حالت میں ہونا، ایمانداروں کے لئے بیحد لبریز ثواب اور خدا کا سب سے بالاتر حاکم ہونا بیان کیا ہے ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ "تین" سے مسجد نوح اور زیتون سے بیت المقدس مراد ہے واللہ اعلم ۱۲

[2] اس سورہ میں خدا نے اپنا خالق کل اشیاء ہونا، انسان کا منجمد خون سے پیدا ہونا اور منجانب خدا تعلیم پانا امیری کے وقت سرکشی، ابوجہل کی شرارت سجدہ کا حکم وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ اسی سورہ کی پہلی پانچ آیتیں سب سے پہلے نازل ہوئیں، چنانچہ حضرت رسول ایک روز غار حرا میں جو آپ کی عبادت کی جگہ تھی بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرئیل آپ کے سامنے آئے اور کہا مجھے خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ خدا کے رسول ہیں پڑھیے آپ نے کہا کیا پڑھوں میں تو پڑھا ہوا نہیں تب جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگا کے اتنے زور سے دبایا کہ آپ بے طاقت ہو گئے اور پھر کہا پڑھیے آپ نے پھر وہی جواب دیا غرض دو یا تین بار ایسا ہی کیا اور آپ نے وہ آیتیں پڑھیں اس کے بعد آپ پر اسقدر خوف طاری ہوا کہ آپ گھر آئے اور حضرت خدیجہ سے کہا مجھے کپڑے اوڑھا دو غرض آپ سو رہے اور اٹھے تو کہا کیا مجھے سودا ہو گیا ہے خدیجہؓ نے فرمایا ہرگز نہیں آپ میں ایسے ایسے اعلےٰ صفات ہیں، آپ چلئے میرے چچا ورقہ بن نوفل کے پاس جو اگلے دربہ کے راہب تھے غرض آپ گئے اور حال بیان کیا وہ بولے مبارک ہو کہ تم کو اللہ نے رسول بنایا یہ وہی فرشتہ ہے جو اگلے پیغمبروں پر آچکا ہے۔ تم ڈرو نہیں اور جو کچھ وہ کہے کرو عنقریب تم کو جہاد کا حکم ہو گا، اگر میں زندہ رہا تو تمہارا ساتھ دوں گا ۱۲

الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ

کو بھی دیکھا جو ایک بندے کو جب نماز پڑھتا ہے تو وہ روکتا ہے بھلا دیکھو تو کہ اگر راہ راست

عَلَی الْهُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ

پر ہو یا پرہیز گاری کا حکم کرے (تو روکنا کیسا) بھلا دیکھو تو کہ اگر اس شخص (بچے کو) جھٹلایا اور

وَتَوَلّٰی ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ؕ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ

(اسنے) منہ پھیرا (تو نتیجہ کیا ہوگا) کیا اسکو یہ معلوم نہیں کہ خدا یقیناً دیکھ رہا ہے دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا تو

یَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ

ہم پیشانی کے پٹے پکڑ کر گھسیٹیں گے [1] جھوٹے خطاوار کی پیشانی کے پٹے تو وہ اپنے یاران

خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۚ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۙ﴿۱۸﴾ كَلَّا

جلسہ کو بلائے، ہم بھی جلاد فرشتوں کو بلائیں گے (اے رسول) دیکھو ہرگز اس کا کہنا نہ ماننا

لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ ع السجدة

اور سجدے کرتے رہو اور قرب حاصل کرو۔

ایاتہا (۹۷) سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّیَّةٌ (۲۵) رکوعہا

سورۂ قدر [2] مکہ میں نازل ہوا۔ اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا ہے،

الْقَدْرِ ؕ﴿۲﴾ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ﴿۳﴾

شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر [3] ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ

اس (رات) میں فرشتے اور جبرئیل (سال بھر کی) ہر بات کا حکم لیکر اپنے پروردگار کے حکم سے نازل ہوتے

[1] ابتدائے بعثت میں جب حضرت رسول خدا کی عبادت کرتے تو کفار قریش خصوصاً ابوجہل وغیرہ اس کی سخت مخالفت کرتے چنانچہ بارہا اس حضرت کو منع بھی کیا آخر ایک روز ابوجہل اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا محمد تمہارے درمیان نماز پڑھتا ہے اور اپنا منہ خاک پر رگڑتا ہے اور تم اسے چھوڑ دیتے ہو اگر میں نماز پڑھتے دیکھوں تو اپنا پاؤں اسکی گردن پر رکھ دوں اور مار ڈالوں، ایک دفعہ کسی نے اس سے کہا وہ چلا تو مگر حضرت کے پاس پہنچنے سے پہلے چہرہ زرد کانپتا ہوا واپس آیا، کسی نے پوچھا کیا واقعہ ہے وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور انکے درمیان ایک آگ کی خندق ہے اژدہا منہ کھولے ہے پر مارنے آپس میں پر ملائے ہیں مگر اس پر بھی وہ باز نہ آتا اور نماز سے روکتا آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ بدر میں مارا گیا اور لوگوں نے اس کے پٹے پکڑ کر گھسیٹا اور گڑھے میں ڈالدیا اور یوں پیشگوئی پوری ہوئی۔ ۱۲



[2] خدا نے اس سورہ میں قرآن کے نزول کا وقت، شب قدر کی فضیلت، فرشتوں کا شب قدر میں نازل ہونا وغیرہ بیان کیا ہے۔ ۱۲ [3] خطیب نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ میں نے بنی امیہ کو خواب میں اپنے ممبر پر بندروں کی طرح اچکتے ہوئے دیکھا اور مجھے شاق ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور ایک شخص نے امام حسن پر صلح معاویہ کے متعلق اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب حضرت نے یہ خواب دیکھا تو "انا اعطینا" اور یہ سورہ نازل ہوا غرض ہزار مہینہ سے مراد بنی امیہ کی مدت سلطنت ہے اور شب قدر سے حضرت رسول اور انکے اہلبیت مراد ہیں دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۱، مطبوعہ مصر۔ ۱۲



كُلُّ أَمْرٍ ۢ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ہیں۔ یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سر تا پا) سلامتی ہے۔

اٰیاتُھا ۸ (۹۸) سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۰۰) رُکُوْعُھا ۱

سُورۂ لہ بینہ مدینہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

اہل کتاب لہ اور مشرکوں سے جو لوگ کافر تھے جب تک کہ اُنکے پاس کھلی ہوئی دلیل نہ پہنچے وہ

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا

(اپنے کفر سے) باز آنے والے نہ تھے (یعنی) خدا کے رسُول جو پاک اوراق پڑھتے ہیں

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ

(آیئں اور) اُن میں (جو) پُرزور اور درست باتیں لکھی ہوئی ہے (سنائیں) اور اہل کتاب متفرق ہوئے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

سو تو جب کہ اُن کے پاس کھلی ہوئی دلیل آچکی (تب) اور اُنھیں تو بس یہ حکم دیا گیا تھا کہ

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ

نرا کھرا اسی کا اعتقاد رکھ کے باطل سے کترا کے خدا کی عبادت کریں اور

وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ

پابندی سے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور یہی سچا دین ہے بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

اہل کتاب اور مشرکین سے جو لوگ (اب تک) کافر ہیں وہ دوزخ کی آگ میں (ہونگے اور)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

ہمیشہ اسی میں رہینگے یہی لوگ بدترین خلائق ہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے اور

لہ اس سورہ میں خداوند عالم نے حضرت رسول کی رسالت ایمان کے فوائد، کفار کی سزا مومنین کی جزا و مدح، حضرت علیؑ کی خاص فضیلت وغیرہ کو ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲ لہ مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر آخر الزمانؐ نہ آتے، اور ان مشرکین و اہل کتاب کو قرآن سے ان کی غلطیوں پر متنبہ و آگاہ نہ کرتے تو یہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ

اچھے کام کرتے رہے یہی لوگ بہترین لہ خلائق ہیں ان کی جزا

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اُن کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے (سہنے) کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ

اور وہ ابدالآباد ہمیشہ اسی میں رہیں گے خدا اُن سے راضی اور وہ خدا سے خوش یہ (جزا) خاص

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ ۸

اُس شخص کی ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرے

اٰیاتُھا (۹۹) سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّۃٌ (۹۳) رُکُوْعُھا

سُورۂ لہ۲ زلزال مدینہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

جب زمین بڑے زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائیگی اور زمین اپنے اندر کے بوجھ (معدنیات مردے وغیرہ) نکال ڈالے

اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ ۝ يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ

گی اور لہ۳ ایک انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے اُس روز وہ اپنے سب حالات بیان کر دے گی۔

اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَىِٕذٍ يَّصْدُرُ

کیونکہ تمہارے پروردگار نے اُس کو حکم دیا ہو گا اُس دن لوگ گروہ گروہ (اپنی

النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

قبروں سے) نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھیں تو جس شخص نے ذرہ برابر

ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ ۸

نیکی کی وہ اُسے دیکھ لے گا۔ اور جس شخص نے ذرہ برابر بدی کی ہے تو اُسے دیکھ لے گا۔

لہ ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسولؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب امیرؑ سامنے سے نمودار ہوئے حضرت رسولؐ نے دیکھتے ہی فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ اور اس کے شیعہ یقینی قیامت کے دن فائز المرام ہوں گے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اس دن سے جب اصحاب رسولؐ حضرت علیؑ کو آتے دیکھتے تو کہتے "خیر البریۃ" آیا۔ اور ابن عدی اور ابن عساکر نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ "خیر البریۃ" علی ہیں اور ابن عدی نے عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تم اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن خوش اور پسندیدہ ہیں دیکھو تفسیر در منثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۹، مطبوعہ مصر۔

لہ۲ اس سورہ میں خدا نے قیامت کی حالت اور ذرہ برابر بھی نیکی یا بدی ہو تو اس کا بدلہ ملے گا۔ بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

لہ۳ احادیث سے ثابت ہے۔ اور مفسرین کا قول بھی ہے کہ اس آیت میں انسان سے مراد حضرت علیؑ ہیں چنانچہ جب آپ کے سامنے یہ سورہ پڑھا گیا تو آپؑ نے فرمایا میں ہی وہ انسان ہوں جس سے زمین حالات بیان کرے گی۔

قیامت میں زمین تمام حالات بیان کرے گی

اٰیاتُھا ۱۱ (۱۰۰) سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ (۱۴) رُکُوْعُھا ۱

سُورہ ۱؎ عادیات مکّہ میں نازل ہُوا۔ اَور اس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکُوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۝۱ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۝۲ فَالْمُغِیْرٰتِ

(غازیوں کے) سرپٹ دوڑانے والے گھوڑوں کی قسم جو نتھنوں سے فراٹے لیتے ہیں، پھر پتھر پر ٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں پھر

صُبْحًا ۝۳ فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا ۝۴ فَوَسَطْنَ بِہٖ جَمْعًا ۝۵ اِنَّ

صبح کو چھاپا مارتے ہیں تو (دوڑ دھوپ سے) غبار بلند کر دیتے ہیں پھر اُسوقت (دشمن کے) اندر گھس جاتے ہیں غرض قسم ہے کہ

الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ ۝۶ وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیْدٌ ۝۷ وَ

بیشک انسان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے اور وہ یقینی خود بھی اس سے واقف ہے اور

اِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ۝۸ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی

بیشک وہ مال کا سخت حریص ہے تو کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جب مُردے قبروں سے

الْقُبُوْرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۝۱۰ اِنَّ رَبَّھُمْ

نکالے جائیں گے اور دلوں کے بھید ظاہر کر دیئے جائیں گے بیشک اُس دن کا

بِھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۝۱۱

پروردگار اُن سے خوب واقف ہوگا۔

اٰیاتُھا ۱۱ (۱۰۱) سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ (۳۰) رُکُوْعُھا ۱

سُورہ ۲؎ قارعہ مکّہ میں نازل ہُوا۔ اَور اس کی گیارہ آیتیں اور ایک رکُوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْقَارِعَۃُ ۝۱ مَا الْقَارِعَۃُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْقَارِعَۃُ ۝۳

کھڑکھڑانیوالی، وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے اور تم کو کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے۔

۱؎ اس سورہ میں خدا نے حضرت علیؑ کی ایک خاص فضیلت انسان کی ناشکری اور مال کا حریص ہونا قیامت کی یاد وغیرہ ذکر کیا ہے۔

۲؎ عرب کے بنی سلیم قبیلے نے مدینہ کے اطراف میں جمع ہو کر مسلمانوں پر شبخون مارنے کا قصد کیا جب حضرت رسولؐ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے حضرت ابوبکر کی سرداری میں ایک لشکر کو اُن کی سرکوبی کے واسطے روانہ کیا، مگر وہ لوگ بہت زیادہ چست، حضرت ابوبکرؓ کو بھاگنے کے سوا چارہ نہ ہوا اور بہت سے مسلمان مارے گئے، دوسرے دن حضرت عمرؓ کو روانہ کیا ان کا بھی وہی حشر ہوا تیسرے دن عمرو عاص نے عرض کی اگر مجھے سردار بنا کر روانہ فرمایئے تو اپنے مکر و فریب سے ان کو زیر کر دوں غرض آپ بھی گئے اور ناکام واپس آئے تب آپ نے حضرت علیؑ کو سردار بنا کر روانہ فرمایا اور خود مسجد احزاب تک پہنچانے آئے اور دُعا دے کر رخصت کیا، غرض حضرت علیؑ روانہ ہوئے اور یہ لوگ بھی ساتھ تھے، آپ راتوں رات صبح سویرے اُنکے سر پر جا پہنچے اور بہتیروں کو قتل کیا اور باقی لوگوں کو زنجیروں میں جکڑ کر واپس چلے اسی وجہ سے اس جنگ کو ذات السلاسل کہتے ہیں ابھی مدینہ میں نہ پہنچے تھے کہ یہ سورہ نازل ہوا اور حضرت فتح کی خبر سُنکر خوش خوش پیشوائی کو باہر نکلے۔ جب حضرت علیؑ کی نظر آپ پر پڑی فوراً گھوڑے سے اُتر پڑے اس وقت حضرت رسولؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ اگر مجھے اُمت کی گمراہی کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہارے بارے میں وُہ بات کہتا جس سے لوگ تمہارے قدم کی خاک شفا کے واسطے لے جاتے۔ ۱۲ ۳؎ اس سورہ میں خدا نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۵۸ پر)

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

جسدن لوگ (میدان حشر میں) آندیوں کی طرح پھیلے ہوں گے اور پہاڑ دُھنکی ہوئی

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ

روئی کے سے ہو جائیں گے، تو جس کے (نیک اعمال کے) پلے بھاری ہونگے

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ

وہ من بھاتے عیش میں ہوگا اور جس کے (نیک اعمال کے) پلے ہلکے ہونگے

هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

تو اُسکا ٹھکانہ ہاویہ ہے اور تم کو کیا معلوم ہاویہ کیا ہے؟ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

(۱۰۲) سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ (۱۶)

اٰیاتُھا ۸ — رکوعُھا ۱

سُورۂ ۱ تکاثر مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ

نسل و مال کی بہتات نے تم لوگوں کو غافل بنا رکھا یہانتک کہ تم لوگوں نے قبریں دیکھیں (مرگئے اور دیکھو تمہیں

تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

عنقریب ہی معلوم ہو جائیگا، پھر دیکھو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا، دیکھو اگر تم کو یقینی طور پر معلوم ہوتا

عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

(تو ہرگز غافل نہ ہوتے) تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے، پھر تم لوگ یقینی دیکھنا

عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

دیکھو گے، پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور باز پُرس کی جائے گی۔

(۱۰۳) سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ (۱۳)

اٰیاتُھا ۳ — رکوعُھا ۱

سُورۂ ۲ العصر مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

(بقیہ حاشیہ ۹۵۷) قیامت کی حالت اور نیکوں بدوں کے نتیجہ کو ذکر کیا ہے۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

۱ اس سُورہ میں خدا نے نسل و مال کی وجہ سے انسان کی غفلت، ہر شخص کا دوزخ دیکھنا، نعمت کی باز پُرس وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ ۱۲

۲ بنی عبد مناف اور بنی سہم ایک مرتبہ باہم مناظرہ کرنے بیٹھے اور ہر ایک اپنے خاندان اور مال کی کثرت پر نازاں تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۳ اس سُورہ میں خدا نے انسان کا گھاٹے میں ہونا، اور خاص لوگوں کا اس سے مستثنیٰ ہونا بیان کیا ہے۔

انسان کو مال غافل کر دیتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

زمانہ عصر کی قسم بے شک ۱؎ انسان گھاٹے میں ہے، مگر جو لوگ ایمان لائے، اور اچھے کام

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم، اور صبر کی وصیت کرتے رہے

اٰیاتہا ۹ (۱۰۴) سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ (۳۲) رکوعہا ۱

سورۃ ۲؎ ہمزہ مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی نو آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١ اِلَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢

ہر طعنہ دینے والے چغلخور کی خرابی ہے، جو مال کو جمع کرتا ہے اور گن گن کر رکھتا ہے، وہ

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤

سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ ۳؎ باقی رکھے گا، ہرگز نہیں وہ تو ضرور حطمہ میں ڈالا جائیگا

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِيْ

اور تم کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے، جو (تمہ) سے لگی تو

تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ

دلوں تک چڑھ جائیگی، یہ لوگ آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں ڈال کر بند

عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩

کر دیئے جائیں گے

اٰیاتہا ۵ (۱۰۵) سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ (۱۹) رکوعہا ۱

سورۃ ۴؎ فیل مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

۱؎ ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت کی ہے اس سورہ میں انسان سے مراد ابوجہل ہے اور "الذین امنوا" سے حضرت علی و سلمان مراد ہیں۔ دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۶، صفحہ ۳۹۲ سطر ۱۸ مطبوعہ مصر۔ ۱۲

۲؎ اس سورہ میں امور غیب پر طعنہ کرنے والے پھل خور، اور مال جمع کرنے والوں کی مذمت اور جہنم کی مختصر کیفیت کا ذکر ہے

۳؎ یعنی جب بیمار پڑے گا دوا علاج کرکے اچھا ہو جائے گا۔ ۱۲

۴؎ اس سورہ میں خدا نے ابرہہ بادشاہ یمن کے لشکر کی تباہی کا ذکر کیا ہے۔ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ اَلَمْ يَجْعَلْ

(اے رسول) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں[1] کے ساتھ کیا کیا اس نے

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣

ان کی تمام تدبیریں غلط نہیں کر دیں (ضرور) اور اُن پر جھنڈ کے جھنڈ چڑیاں بھیجیں جو اُن پر

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

کھر نجوں کی کنکریاں پھینکتی تھیں تو انھیں چبائے ہوئے بھس کی طرح (تباہ) کر دیا۔

اٰیاتُھا ۵ | (۱۰۶) سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ (۲۹) | رُکُوْعُھا ۱

سُورہ[2] قریش مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اُس کی چار آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢

چونکہ قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کر دیا ہے تو اُنکو مانوس کر دینے کی وجہ سے اس گھر (کعبہ)

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ

کے مالک کی عبادت کرنی چاہیئے جسنے اُنکو بھوک میں کھانا دیا، اور اُن کو

مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

خوف سے امن عطا کیا۔

اٰیاتُھا ۷ | (۱۰۷) سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ (۱۷) | رُکُوْعُھا ۱

سُورہ[3] ماعون مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اُس کی سات آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

---

[1] حضرت عبدالمطلب رضؓ کے زمانے میں یمن کے بادشاہ ابرہہ نے خانہ کعبہ کی طرف خلق خدا کی رجوع دیکھ کر رشک کے مارے اسے ڈھانے کا ارادہ کیا اور بڑے بڑے ہاتھی لے کر چڑھ آیا جب کعبہ کے قریب پہنچا تو خدا نے ان پر پرندے مسلط کر دیئے جو چھوٹی چھوٹی کنکریاں چونچ اور پنجے میں لیکر اُڑتے تھے۔ اور جس پر وہ کنکری گرتی وہیں ٹھنڈا ہو جاتا یوں اس کا لشکر تباہ ہو گیا اور خانہ کعبہ محفوظ رہا۔ ۱۲ [2] خدا کی شان باوجودیکہ مکہ معظمہ بالکل پتھریلی اور ریتلی زمین ہے کہ وہاں کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی مگر دنیاوی ضرورت کی کوئی ایسی چیز نہیں جو وہاں نہ ملتی ہو۔ حضرت رسول جس خاندان میں پیدا ہوئے اُسے قریش کہتے ہیں جو فہر بن کنانہ کا خطاب تھا اور ان کی اولاد کے واسطے مخصوص ہو گیا یہ لوگ چونکہ مکہ میں رہتے تھے اس وجہ سے اطراف و جوانب میں بڑی آؤ بھگت ہوتی اور یہ لوگ مجاور بیت اللہ کہلاتے، یہانتک کہ باوجودیکہ عرب میں آئے دن کی لوٹ مار ایک معمولی بات تھی مگر یہ لوگ خانہ کعبہ کی بدولت ہمیشہ محفوظ رہتے بلکہ جہاں پہنچے ان کی اور خاطر داریاں ہوئیں اسی وجہ سے یہ لوگ کبھی مجبور نہ پڑتے اور جاڑوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کی طرف تجارت کو بہ اطمینان نکل جاتے اور ان کا کوئی مانع نہ ہوتا اسی نعمت کو بتا کر خداوند علیم ان سے فرماتا ہے کہ جس گھر کی بدولت تمہیں یہ راحت نصیب ہوئی اس کا مالک تو عبادت کا مستحق ہے نہ کہ بت وغیرہ۔ [3] اس سورہ میں قیامت کے جھٹلانے یتیم پر سختی کرنے محتاجوں کو کھانا دینے پر آمادہ نہ کرنے عبادت میں ریا کرنے اور نماز میں غفلت کرنیکی مذمت مذکور ہے۔ ۱۲

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝١ فَذَٰلِكَ الَّذِي

کیا تم نے اس [1] کو بھی دیکھا جو (روزِ) جزا کو جھٹلاتا ہے یہ تو وہی (کمبخت) ہے جو

يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝٢ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝٣

یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کو کھلانے کے لئے (لوگوں کو) آمادہ نہیں کرتا،

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝٤ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝٥

تو اُن نمازیوں کی تباہی ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں

الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝٦ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝٧

جو دکھانے کے واسطے کرتے ہیں اور روزمرہ کی معمولی [2] چیزیں بھی عاریت نہیں دیتے

اٰیاتُہا (۱۰۸) سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ مَکِّیَّۃٌ (۱۵) رُکُوْعُہا

سورۃ [3] کوثر مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢

(اے رسول) ہم نے تم کو کوثر [4] عطا کیا، تم تو اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو،

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝٣

بیشک تمہارا دشمن بے اولاد رہے گا،

اٰیاتُہا (۱۰۹) سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ مَکِّیَّۃٌ (۱۸) رُکُوْعُہا

سورۃ [5] کافرون مکہ میں نازل ہوا۔ اور اس کی چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝١ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝٢ وَلَا

(اے رسول) تم کہدو کہ اے کافرو! تم جن چیزوں کو پوجتے ہو میں اُن کو نہیں پوجتا، اور جس

[1] اس میں اختلاف ہے کہ کون شخص مراد ہے، عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ابوجہل، ابوسفیان، وغیرہ کو کہتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ جو ان صفات سے موصوف ہے وہ برا ہے۔ ۱۲ [2] ماعون کے معنی زکوٰۃ کے بھی ہیں اور قتادہ وغیرہ کی تفسیر بھی یہی ہے۔ مگر ابن مسعود ابن عباس اور سعید بن جبیر کی تفسیر وہی ہے جو میں نے لکھا ہے یعنی برتن، زیور، وغیرہ ۱۲ [3] اس سورہ میں کفار کی طعنہ زنی کا جواب بسبب تشفی، نماز عید الاضحیٰ اور قربانی کا حکم کفار کی مذمت مذکور ہے۔ ۱۲

ع ۱ ۲ ۳

علامہ ابن حجر عسقلانی نے حضرت رسول سے روایت کی ہے کہ آپ نے جناب امیر سے فرمایا اے علی تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر بیرو سیراب نورانی صورت ہو گے اور تمہارے دشمن پیاسے زرد رو وہاں سے نکالے جائیں گے، دیکھو صواعق محرقہ آیت (۱۲) کوثر کے معنی خیر کثیر کے بھی ہیں اور چونکہ کفار مکہ حضرت رسول کے بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے طعنہ دیا کرتے تھے اور حضرت کو رنج ہوتا تھا اس کے جواب اور حضرت کی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ ہم نے تم کو کثرت سے اولاد عطا کی یہی وجہ ہے کہ اب شاید کوئی مقام ایسا نہیں جہاں آپ کی اولاد یعنی سادات موجود نہ ہوں اسی وجہ سے حضرت رسول نے فرمایا۔ اور علمائے اہلسنت نے بھی بکثرت نقل کیا ہے کہ خدا نے ہر نبی کی اولاد اس کے صلب میں قرار دی اور میری اولاد علی کی صلب میں دیکھو شرح مسلم ملا معین۔ بحث آل ۱۲ [5] جب کفار نے دیکھا کہ اسلام روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے اور اُن کی مکاریاں کارگر نہیں ہوتیں تو رسول اللہ سے کہنے لگے آؤ ہم تم ملکر باری سے یہ پرستش کریں۔ ایک سال تمہارے معبود کی اور ایک سال ہمارے معبود کی اس کے جواب میں یہ سورہ نازل ہوا ۱۲

أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ۝ وَلَآ أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَ

(خدا کی) میں عبادت کرتا ہوں اسکی تم عبادت نہیں کرتے، اور جنہیں تم پوجتے ہو میں اُن کا پوجنے والا نہیں اور

لَآ أَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اسکی عبادت کرنیوالے نہیں تمھارے لئے لہ تمھارا دین میرے لئے میرا دین،

اياتها (۱۱۰) سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۴) ركوعها

سُورہ ۱۱۰ نصر مدینہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی تین آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

(اے رسول) جب خدا کی مدد آپہنچے گی اور فتح (مکہ) ہو جائیگی اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ غول کے غول خدا کے دین

اللّٰهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝ إِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

میں داخل ہو رہے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرنا اور اسی سے مغفرت کی دُعا مانگنا وہ بیشک توبہ معاف کرنیوالا ہے

اياتها (۱۱۱) سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ (۶) ركوعها

سُورۂ ۱۱۱ لہب مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ

ابولہب ۱۱۲ کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود ستیاناس ہو جائے (آخر) نہ اُس کا مال ہی اسکے کچھ کام آیا

مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَأَتُهٗ ۝

اور (نہ) جو اُسنے کمایا، وہ بہت بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا، اور اُس کی جورو بھی

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

جو سر پر ایندھن اٹھائے پھرتی ہے اور اُس کے گلے میں بٹی ہوئی رسی (بندھی) ہے۔

لہ اس آیت کے منسوخ فرض کرنیکی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ نہ اس سے کفر کی اجازت ہی نکلتی ہے نہ جہاد کی ممانعت بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر تم خدا کی عبادت نہیں کرتے تو تمہارا جو جی چاہے وہ کرو ویسا ہی بدلہ پاؤ گے جیسے لنا اعمالنا ولکم اعمالکم ۱۲

۱۱۲ اس سورہ میں فتح مکہ اور اسلام کی ترقی اور اس پر اس کی تسبیح و تقدیس کا حکم مذکور ہے۔ ۱۲

۱۱۳ ابولہب حضرت رسول کا چچا، اور اس کی بی بی اُم جمیل بنت حرب کی بدذات۔

۱۱۴ جب یہ آیت اندر عشیرتک الاقربین نازل ہوا۔ اور آپنے اپنے قرابتداروں کو سمجھانے کے واسطے بلایا تو ابولہب نے جھنجلا کر پتھر ہاتھ میں اٹھایا اور کوسنے لگا کہ تمھارے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور تمھارا ناس ہو جائے تم نے اسی واسطے ہم کو بُلایا ہے۔ اسی کے جواب میں یہ سورہ نازل ہوا ہے۔ حمالۃ الحطب کے ایک معنی چغلخور کے بھی ہیں اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت میں اُس کے سر پر جہنم کی ایندھن اٹھوائی جائے گی، رسی کا ذکر بھی یا تو دُنیا کا ذکر ہے کہ وہ اس قدر ذلیل ہے یا قیامت میں اس کی یوں ذلت کی جائے گی۔ ۱۲

اٰیاتُھا ۱ (۱۱۲) سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ مَکِّیَّۃٌ (۲۲) رُکُوْعُھَا ۱

سُورۂ ۱؎ اخلاص مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اس کی چار آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ

(اے رسول) تم کہدو کہ خدا ایک ہے، خدا برحق بے نیاز ہے، نہ اُس نے کسی کو جنا، نہ

وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۚ

اُس کو کسی نے جنا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں

اٰیاتُھا ۵ (۱۱۳) سُوْرَۃُ الْفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ (۲۰) رُکُوْعُھَا ۱

سُورۂ فلق مکہ میں نازل ہوا۔ اور اُس کی پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ

(اے رسول) تم کہدو کہ میں صبح کے مالک کی ہر چیز کی برائی سے جو اُس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور اندھیری رات کی بُرائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جاتے، اور گنڈوں پر پھونکنے

فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۚ

والیوں کی بُرائی سے (جب پھونکے) اور حسد کرنے والے کی بُرائی سے جب حسد کرے

اٰیاتُھا ۶ (۱۱۴) سُوْرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ (۲۱) رُکُوْعُھَا ۱

سورۂ ۲؎ ناس مکہ میں نازل ہُوا۔ اور اُس کی چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہُوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱؎ اِس سُورہ میں صرف خدا کی توحید کا ذکر ہے اور وہ بھی اس خوبصورتی سے کہ مختصر الفاظ اور بہت جامع حتّٰے کہ مخالفین اسلام نصرانی وغیرہ کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑا کہ ایسی عمدہ توحید کسی آسمانی کتاب میں بھی نہیں ہے۔ ۱۲

خلاصہ توحید

۲؎ کفار و مشرکین خصوصاً یہودی تو حضرت کے جانی دشمن تھے ہی آپکی عداوت میں طرح طرح کے حیلے کیا کرتے کبھی زہر دیتے، کبھی جادو کراتے، اگرچہ جادو وغیرہ کا آپ پر کچھ اثر نہ ہوتا مگر خدا نے ان کی مکاریوں سے محفوظ رہنے اور آپ کی تشفی کے لئے ان دونوں سورتوں کو نازل کیا مطلب یہ ہے کہ خدا تمہارا حافظ و مددگار ہے، دشمن تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ ۱۲

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

(اے رسولؐ) تم کہو میں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ

(شیطانی) وسوسہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں

فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ

کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کرتا ہے، جنات میں سے ہو

وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

خواہ آدمیوں میں سے

دُعَائِ خَتْمِ قُرْاٰن

دُعائے ختم قرآن

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ

اے خدا میری قبر میں میری پریشانی کو دُور فرما اور قرآن عظیم کے وسیلہ سے

بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی

مجھ پر رحم فرما اور قرآن کو میرے لئے پیشوا باعث نور اور سبب ہدایت

وَّرَحْمَةً اَللّٰھُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ

و رحمت فرما، اور قرآن میں سے جو کچھ میں بھول گیا ہوں یاد دلا اور جو کچھ قرآن میں سے

مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ

میں نہیں جانتا وُہ سکھلا دے اور رات دن مجھے اُس کی تلاوت نصیب کر اور (قیامت کے روز)

النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً

اس کو میرے لئے دلیل بنا،

یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

اے عالم کے پرورش کرنے والے۔